السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ہمیں اپنے گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے وقت رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دینا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وسیلہ اس سبب کو کہتے ہیں جو مطلوب تک پہنچائے، وسیلہ کی دو اقسام ہیں:

الف) وسیلہ تکوینی: اس سے مراد وہ طبعی سبب ہے جو اپنی فطرت کے اعتبار سے مقصود تک پہنچائے، مثلاً: پانی انسان کو سیراب کرنے کا وسیلہ ہے، اسی طرح سواری ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا وسیلہ ہے۔ یہ قسم مومن اور مشرک کے مابین مشترک ہے۔

ب) وسیلہ شرعی: اس سے مراد وہ شرعی سبب ہے جو اس طریقہ کے مطابق منزل مقصود تک پہنچائے جسے ا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ذریعے سے مقرر فرمایا ہو۔ یہ وسیلہ صرف اہل ایمان کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ صلہ رحمی، درازی عمر اور وسعت رزق کا وسیلہ ہے، وغیرہ۔

قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شرعی وسیلہ کی صرف تین صورتیں ایسی ہیں جنہیں ا تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے، ان صورتوں میں اپنے گناہوں کی ا سے معافی مانگتے وقت رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دینا مشروع نہیں ہے۔ ا تعالیٰ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم براہِ راست ا تعالیٰ سے دعا کریں اور طلب حاجات کریں۔ وسیلہ کی جائز اقسام حسب ذیل ہیں:

ا تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ یا صفات کا وسیلہ دے کر دعا کرنا، مثلاً: یوں کہا جائے کہ اے ا! تو رحمن ورحیم ہے مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت دے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ا کے سب نام اچھے ہیں تو اس کے ناموں سے پکارو۔'' [الاعراف/۷: ۱۸۰]

کسی نیک عمل کا وسیلہ دینا، مثلاً: اس طرح کہا جائے: اے ا! میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں، تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہوں، ان نیک اعمال کے وسیلے سے میرے گناہ معاف فرما دے۔

(اصحابِ غار کا قصہ بھی اسی قبیل سے ہے جنہوں نے اپنے اعمال کا واسطہ دے کر ا تعالیٰ سے دعا مانگی تو وہ غار سے بحفاظت نکل گئے تھے۔ (متفق علیہ)

نیک آدمی کی دعا کا وسیلہ: شریعت میں اس کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ کوئی مسلمان شدید تکلیف کے وقت کسی نیک آدمی سے دعا کا مطالبہ کرے جیسا کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت قحط کے وقت ایک اعرابی نے بارش کے لیے دعا کی اپیل کی تھی۔ [صحیح بخاری]

ان تین وسائل کے علاوہ جتنے وسیلے ہیں وہ ناجائز ہیں، ان کا کتاب وسنت میں کوئی ثبوت نہیں ہے، اس لیے ا سے دعا کرتے وقت رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ نہیں دینا چاہیے۔ [وا اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2، صفحہ: 52